

الحمد لله والمنة که درین زمان مهینت جوان

اختر مبین

فی نجمن

مدح خیر المرسلین

خمسه تصنیف بهر سپه خوری رشک خاقانی و انوری جناب مولوی سید
محمد کاظم حسین صاحب شیفه گفتوری بر قصیده نعتیه سرآمد اهل کاشاعر اعیان محفل
جناب مولوی محمد حسن صاحب محسن کاکوروی

در مطبع گلزار دکن بآب تمام یوسفیان بلده حیدرآباد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷
 گل کو شکر نہ کہنے پہ چاہیے چاند گل
 بات بن لیتو تو دل گھر بیان کر گل
 قزبان بول رہا ہیں بیان کر گل
 سر زمین اشنان کرین مقرر قزبان گل

۱۸
 آج کل ہندوین سنا سکتے چاہیے گل
 جا بجا کرتے ہیں بھرے ہیں گل
 ہندو چرنے والی سب سے زین پر ہیں گل
 بہت کاٹتی ہے چلا جا بجا گل

جاکے جتنا پہ نہنا بھی ہے اک طول لٹل

برق کی کانڈ سے پر لاتی ہے صبا لٹل گل

۵۴
 بختیاری خنجر چھوڑ دینا
 بجاو کر کیا کرنا ہے چل جاو کر
 جوش کے زہر واداروں کے درشن میں آجی
 جھڑائی ہوئی آئی ہے مہمان میں آجی

کہ چلے آئے ہیں تیرے کو ہو ابر بادل

۵۵
 مچھ کو سوئے فلک کے جھنڈے والی
 نذر ویش کا دیکھا ہے شفق کی لالی
 ابر بڑے عجب غم میں گھٹائی
 کالے کون نظر آئی ہیں گھٹائیں کالی

ہند کیا ساری خدائی میں تو نگاہ ہے عمل

۵۶
 ایک کج فز سب بیسات کے خالق کی نپاہ
 ایک اندھیر سجایا ہوئے شام دیکھا
 ساٹھ صفت لبت علی آئی سب باران کی سپاہ
 جانب بلیے ہوئی سبھا پوش ابر سپاہ

ابھیں ہر کعبہ میں قبضہ کر کے لات و میل

۵۷
 جو کج سبک دھوئی راہ چلے
 کچھ چلا آجی سو گلوں کو دھوئے گھاس
 ہنر نہایت کے ضرور ہیں موتی جے چھپا کر
 دیر کا تیرا چہ پورن لیے جل میں آجاس

ابر چوٹی کا برمن ہے پیر آگ میں جہل

عبدالولی کی ہریت کو جلو میں عالم
ماہر زور کا کھنے کو عطا در در اقام
تو بخت میں یہ کمال نہیں بے جا حکم
ہر پنجاب بلا طہم ہے اعلیٰ ناظم

برق بنگا نہ عظمت میں گور نہ جزل

ماہر کیا ہے کسی نئی افادہ پڑی
کب باران کی سب تشویش پڑی
سات دن دم کر ایک چہرے جھڑی
بیکلا آٹھ پیر میں کبھی دو چار گھڑی

پندرہ روز ہو سے پانی کو گل گل

۴۹
ہر چار کی زبردستی جاری جی سخن
ابو ذوقاؤن کے سرخو بھی جانا ہر
ادھکا جی میں گزرا غرضت میں
کچھ بھگتا کچھ کبوتر درین

سینہ تنگ میں دل گوپون کا ہے بیکل

۵۰
ہندو گنگا کی طرف سے کو دین بکھین
اور کھانیکوہ سے کھن بکھین
پانی آگ کو لینے سے بکھین
راکھیاں کے سلوٹوں کی برہمن

تار بارش کا جو ڈوڈو کوئی ساعت کوئی مل

۱۷
 نو سادوں کی صلیبیں کہیں نہ تھوڑا
 گردن منہ سے کچھ نہیں بھی غلیظ
 یوں پہنچتی تھیں ادب کر گنگا
 کہی بلیا تھا بندہ لے گا بھی دریا

نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھر نہ ہل

۱۸
 آنکھوں میں جو ہرست سی بادل کو
 دیکھتے تھے بڑے بڑے کوئی نہ لے
 نہ بیان بارہم میں اور چہرے میں ناٹ
 توڑی جاتے ہیں گنگا میں نارس والو

نوجوانوں کا سینہ چرہ یہ بڑھوا منگل

۱۹
 دھڑک کر کہاں باد صبا کے جھونکے
 بڑھتے گئے خلق میں آہ غائب کے جھونکے
 آہ غائب کی جھونکے میں آہ غائب کے جھونکے
 پتہ بالا کے جھونکے میں آہ غائب کے جھونکے

بڑی بھادوں کے نکلنے میں پھر گنگا جل

۲۰
 خضر خضر کے طوفان کی بڑی شہر
 ایسی باتیں کہتے تھے نہ دیکھی نہ سنی
 دیکھو لو عالم بالا کی جی صوفیوں کی
 کبھی مذہبی کبھی اپنی جھیلی میں نہ تو کسی

بھرا خضر میں ملاحم سے پڑی ہر لیل

۵۷
 از طغیانی آراگان پریشان حالی
 کبک و بیل و جحر و گلستان خالی
 انقلاب کی جی بنیاد آجئے ڈالی
 قمریان آجی میں طبعی سوزن جالی

لالہ باغ سے ہندو فلک سیم کس

۵۸
 کیا جنون خیزندہ لہر کی خالق کی اما
 مثل مجنون کی توبہ جانے نہیں انسان
 تو رکھو نہ کج امور و عیان اچھاں
 شب کو برآمد میرین بواہل کو نہاں

بیلی محل میں ہڑال ہو رہی سنہ پر پائل

۵۹
 وہ غلط شہر طاری ہے عجیب بہت
 اہل سلام کا ہو گا زرا بیان تک
 کیا ہی جو کس کا لائی کر کھٹ پ
 نہ کفر ہے کھڑی سے آٹھاری گھٹ

چشم کا فرین لگای ہو کا فر کا حل

۶۰
 وضع کروں کیا بیان میں نین کی کیا کت
 سیکڑوں رنگ بربتا ہو ہو ہو زوت
 آنے جاؤں میں جہاں دل تو بیوہا ہویت
 جو کیا جیس کے چرخ لگای ہے جیوت

یا کیراگی ہو بہت پر بچا ہی کتل

۹۷
 بنگا ناکت کی عطا کردا و خالی نہ ہند
 بنگا نظر خالی نہ ہند
 شہر چاہیے غائب نہ نظر نہ ہند
 شہر بنگا نظر نہ ہند نہ ہند

ہی یہ اندھیر چاہی ہو تاثیر ز حل

۹۸
 بنگا ناکت کی عطا کردا و خالی نہ ہند
 بنگا نظر خالی نہ ہند
 شہر چاہیے غائب نہ نظر نہ ہند
 شہر بنگا نظر نہ ہند نہ ہند

گر چہ پروانہ بھی دھڑھڑاؤ سی لکیر مشعل

۹۹
 ہو گیا دیو زین گرد و کثرت بینان
 مردم سب ہو خانہ صیرت بینان
 لفظ روشن بھی ہو انہر کھفت بینان
 نور کی تپنی ہوئی پڑہ ظلمت بینان

چشم خوشید جهان بین مین ہن آثار سل

۱۰۰
 بنگا ناکت کی عطا کردا و خالی نہ ہند
 بنگا نظر خالی نہ ہند
 شہر چاہیے غائب نہ نظر نہ ہند
 شہر بنگا نظر نہ ہند نہ ہند

جگیا منزل خود شہر کی چھتر چل

۴۴
 جو سب باجی کی بجالت ہو گئی تھی
 جابر چلتا ہی رہتا تھا جیکے لہو
 لاکھ ہونے میں دانی کی ہوا میں دیر
 ابرجی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا ہے

برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لا ناشعل

۴۵
 غمی جو بن گیا کہیں اپنے کو ٹھہرائی
 کر چمن کا ہار تیری چمکائی
 لاکھ بچنے کا ہوا قصہ مگر جانے کی
 جھٹ گئی جلی جبر اور ہر آدمی

قلعہ چرخ میں ہی ہول بھتیاں بادل

۴۶
 ناگہ گم کہیں شش بجے ماتی تاثیر
 دل دبیرین نے بھائی تاثیر
 افتخار بھاری سے دکھائی تاثیر
 وہیں یہ گمانی یہ تاثیر

رز محلول ہے غلڑ تو کھل رہے منقل

۴۷
 کوئی بھوکا جو صبا کا کبھی آجائے
 صاف نئی طرح غیبیوں کو بنا جائے
 کبھی طائر مثال آرا جائے
 یہ اپنے آپ نہونے سے بہا جائے

ہمیں تصویر سو گز نہ کہیں دیکھ نہ

۴۴
 سب سے پہلے تو میں اپنے سر پر
 ہو گیا چاندنی کا کھیت بھی ایک شجر
 بڑھا جاسے عجب کیا ہے زمین پر پوچھی
 نہ جہ نہ شود نہ کا کہ ہے نہ سارہ پوچھی

شہنشاہ میں کا کہ شان کے نکل آئی کوئل

۴۵
 باغ میں گیت کی چھوڑ کے کھڑا
 ارطاس میں بن چل کے بغیر
 کاہن آئی ہے تمہیں کی صدا یہ ہر بار
 کوہنہ کوہنہ کی جانی ہے گشت کی بنا

دیدہ زگس شہلا کو نہ سمجھو احوال

۴۶
 صحت بخوبی ہے نغمہ تمہیں سدا
 عارض پار کے ہر گل میں ہیں پیدا انداز
 طوکل اگر سیوے ساسی ہے اورانی پرواز
 خضر فرائے تین نیل کی زری عمر دراز

پھول سو کہتو ہیں پھلتا رہے گلزار امل

۴۷
 اللہ اندر سے اعجاز ہے سمیٹن
 رنگ تازہ ہو کہ ہے نر و نصیبین
 پھول مناب کے ہیں باغ میں رہن
 حلقہ نشان ہے شہباز نر و نصیبین

نخل آؤ می می سے ٹپکتا ہے غسل

۳۵
اپنی خوبی کے بڑھانے چاہاں سب
سبز رنگوں کا اور ان کے کہیں دل سب
آہٹا تا ہوا کیوں سب جل سب
لہرتا رہتا ہے جو بجلی کے مقابل سب

چرخ پر باد لا پھیلا ہے زمین پر محل

۳۶
نہ نظر میں رہتا ہے جو کس گل
آب کی سطح کو بھیج دینا شصتہ زار
پایہ نشی قدرت کا مطلق دفتر
جگہ پر نہ رہتا ہے کہیں میں تیری ہر نظر

صحن گل کے حواری پہ طلائی جدول

۳۷
لیکن باغ میں لالہ نے جو باندھی تھی تون
موسم باغ میں مشغول ہیں گلی نے تون
گر زخموں تو موزوں ہے پیچہ کا حن
ہنر بان مصحف چین میں ہے سب میں چین

طوطیوں کی ہر جو تھمن تو بیل کی غزل

۳۸
خوش ہو گیا بادہ گلگون چہا
خودی شہر چلا آتا ہے نئی لہجہ
سن پالا گل کے جو گردلے اب
نخن طاووس گلشن پر سے سایہ کیا

پتھر کھونٹے ہو وزن شہ گل پر یہ سنبھل

۵۳۵
گلستان پر آبل حبیبی گلستان
روبیون کی بھی شایستہ شقائق عیان
کریاں خون کی ہیں سپین جلاں
جھڑت دیکھو سیک کی کھلی ہیں کلیاں

لوگ کہتے ہیں کہ نے میں فرنگی کو نسل

۵۳۶
کیا بکرہ فصل بھاری خرب
جھڑت دیکھو سیک کی کھلی ہیں کلیاں
سطح و طاس سپین جلاں
آہ فری میں مزا اور فری میں تاب

سرزمین دیکھو پھول آنکھ پھول میں پھل

۵۳۷
گلستان پر آبل حبیبی گلستان
روبیون کی بھی شایستہ شقائق عیان
کریاں خون کی ہیں سپین جلاں
جھڑت دیکھو سیک کی کھلی ہیں کلیاں

سب کھاتے ہیں گلشن سوار اور پیدل

۵۳۸
گلستان پر آبل حبیبی گلستان
روبیون کی بھی شایستہ شقائق عیان
کریاں خون کی ہیں سپین جلاں
جھڑت دیکھو سیک کی کھلی ہیں کلیاں

یا شرکے میں تھلے ہوئے گلگون کو تل

۳۹

ایسی سبز و خرمک دکھائیں خنیں
حضرت خضرؑ نے آجیو کج لکھائیں خنیں
نخل آگورنے تہاڑہ ڈھائیں خنیں
نخل آگورنے تہاڑہ ڈھائیں خنیں

۴۰

خنچ خنچ جان میں جی شوی ہو خنیں
طاہر ملک خنچ جس ہے محبوب خنیں
ہو گیا نکل حسینا تہاڑہ ڈھائیں خنیں
نخل آگورنے تہاڑہ ڈھائیں خنیں

حسرت خرم زین نظر آتا ہے نخل

چمن سن سولال اوڑگے بنکر ہر نخل

۴۱

نست پیا بی دل و چہنچہن
کھانڈا سے ہیں کہ افست کے شہر کے
سجھو جگہ کے میں پانڈے کے
ماہ سا تھا آنے میں ناو کج جگہ کے

۴۲

جو سبیل جو پوچھا پوچھا
نخل آگورنے تہاڑہ ڈھائیں
نخل آگورنے تہاڑہ ڈھائیں
نخل آگورنے تہاڑہ ڈھائیں

شجرہ آہ رسا میں نخل آئی کو کچ کل

پر لگائے ہوئے نخلان صنم سے کاجل

۴۴

دوبیل کا صبا ہو باغ کے دور
چول بین جا چڑھا کے ہو کر غریب
انداغ میں نخل میں جو شش سرد
خندہ گل قلاب سے ہو آشور نشور

۴۵

نیا پانی کا اوندھے ہو دیسی سی تیار
جس آواز طرب خیر ہے پیدا ہر بار
بلبلین مگر گلابین ہو اوجوش تبار
شاخ شمشاد و پندرہ کے کہو چھری ملار

کیا عجب ہے جو پریشان ہے غائب گل

نونا لان گلستان کو سنا ہے غزل

۴۶

غمت عین پیاز پیر میں ہے
آخر طالب دیدار عجب پیر میں ہے
غائب ملک حرم آداب عجب پیر میں ہے
مزدگردش میں گزرا عجب پیر میں ہے

۴۷

دور نام ہے طرفِ خشکی و دریا بادل
کیا ہے طوفان اٹھا کر پہ مہیا بادل
نہیں تھکنا چھ کچھ دل میں سوچا بادل
سنت گاشی کو گیا جانبِ متھرا بادل

سر مہ ہے نیند مری دیدہ بیدار کھرل

تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی بہمن آباد ل

۴۴

موسم گل میں کر یا رنگ بد بنا بادل
کبھی کالا ہے کبھی سفید گورا بادل
بہن کھنکھنے لگے ہو کوئی دیتا بادل
سمت کاشی کر یا جانب منہرا بادل

بج میں آج سریش ہو کالا بادل

۴۵

کچھ چھپرے چھپوے ہو بھڑ بادل
اب کھلا لگا کوئی تازہ شگوفہ بادل
بنت وادان کو نیکر کے کہیں شہید بادل
خوب چھایا ہو سرگرمی و منہرا بادل

رنگ میں آج کھیا کے ہے ڈوبا بادل

۴۶

آج تو غریب دھوکے ہو نکھرا بادل
دیکھو آتا ہے کیسے ٹھاٹھ نرالا بادل
سور کھنکھنے میں بنا ہے کوئی دو ٹھا بادل
نہا ہوں وہ ایسے ساٹھ ہے ڈولا بادل

برق کھتی ہے مبارک تجھو سہرا بادل

۴۷

گل میں غور مبارک آتی ہو ہے جلی
کوئی زرد داری کی ہے گردین چاندی
چشم خیم نے بھی یہ سینہ دیکھی ہو گی
سلح افلاک نظر آتی ہے گنگا جہنی

روپ بکلی کا سہرا ہو پہلا بادل

۱۴۵

وہی عالم بالا جو بہت پائے
شہسوار کی گھڑی انداز پر دکھاتا ہے
اپنی پائالی پر خوش ہوتا ہوا ترانا ہے
چرخ چلی کی چل چکر سے نظر آتا ہے

سبزہ چمکے ہلاتا ہوا برچھا بادل

۱۴۶

جوش تابیر سے معمور ہو چرخ زمین
نہج باران کے نظر آنے لگے در زمین
بج آبِ بین رہین آئینہ کیار
نیک چہ چہنا ہے کھلنے کا

تو سم کھائی اودھائی ہو گنگا بادل

۱۴۷

حال کی شو بہرہم رنگ جا کیون
خال کی شکل شجرت جا کیون
رختی مہر جاننا کی گھٹ جا کیون
بجل دو چار قدم چلے پٹ جا کیون

دہ اندھیرا ہو کہ پھرتا ہے جھکتا بادل

۱۴۸

آسمان زمین کا ہے بیدل نقشہ
آجکل حسن بد بھر کا آخر چمکا
لالہ چو لالہ بنا وادی امین صحر
چشمہ مہر ہے کس زریگی سے دریا

پر تو برن سے ہے سونے کا بھر بادل

۵۵
 جب اک ماہ تھا مجھے چھوڑ دین
 چشمِ دل کی شرافت پر آواز گشت
 پہلے طوفان ہوا آنسو دن میں پیکر
 میری آنکھوں میں سما نہیں جو دنِ حشر

کسی بیدار کو دکھلا کر شہما بادل

۵۶
 بھرجان میں بلی ہوئی حالتِ بے
 آنکھیں مٹی ہیں تو کہنے میں کون آگے
 پہلے طوفان میں تیاب میں یہ دنیا بی
 دل تیاب کی ادنیٰ سی چپ ہو چکی

چشمِ آب کا ہے لپکے شہما بادل

۵۷
 کہہ موقوف کر سنا چکنا بجلی
 کسو پر نہ دکھلائی ہے شہلا بجلی
 ابر کیا چیز ہے بتلاؤں نہیں کیا بجلی
 طیشِ دل کا اڑا یا ہوا نقشِ بجلی

چشمِ پر آب کا دہو یا ہوا خا کا بادل

۵۸
 دعویٰ کر رہے عہد کا ذرا سائے آو
 اور پانی کے عوض خونِ جی دم بھر رہا
 اتنی قدرت نہیں چرخِ بھلا کیسے
 اپنی نظر فیون کو لاؤ فلکِ جبرِ عجب

میری آنکھوں کا ہوا تو تر ہو صدمہ بادل

۵۹

تجربہ سائنس میں دن نہ پورا نہ صبح
 تجھ کو کھڑک سے زخم زخم نہیں ہوا
 تیرے فتنے میں نہ روایاں کیا رہیں
 کچھ نہ ہو گی کہیں نہ ہو گی کہیں

یہ مراد ہے یہ میرا ہے کلجا بادل

۶۰

شیر کھل کے نہیں لکھن بھیجے
 اقباطاں کے بچاؤ کا پورا
 باجر رازہ یہ البتہ ہے عبرت الیوم
 جا غم خاک پر ہوا ہے کبریا

یہ آگ ہے تیار دے کاندھا بادل

۶۱

جب تک کہ جسم پر ہواں سکر خانی
 دوستی سالی و طرب بھی ہو جانی
 جو کجا شوق کی دوزخ کی طرف غیبی
 راجہ اندر ہے پر خانیہ سے کا پانی

نغمہ نے کامریش کنیا بادل

۶۲

یاد ہویت ساقی تین لایا مرے
 تیرے تقویٰ کے چھلکے میں کیوں آئے
 سست نہ ہو دل سے بھلاؤ ہو
 تیرے ہی ہے چھوڑ دے

پیشکش و کرتا ہے شمار ابدال

۷۳
 نیکو بیخ و زار مٹی سے پیادری
 جان ساتھ محبت کی رہی پیاری
 آہ نالہ سے شکر کا ہے آنسو جاری
 دیکھنا کہین محسن کی فغان وزاری

نہ اگر جاکھی ایسا نہ پرستاباد

۷۴
 طلع نامی گلستان و جبل
 پھر ہوا دل لہر سے چرائی پھل
 فکرت چھوٹے بھون کی چڑھائی پھل
 آتش نالیکہ بھی طبع بجز پھل
 چلا خاں صہید و کیرف غزل

کہ ہو چکر میں خشکو کا دماغ مختل

۷۵
 دو تہم سے عدا کا نگارہ بجا کر کیا
 دفن تابان کو شہر اُست سے جلا کر کیا
 کوہ سہاؤ نیچے جی اک شور مچا کر کیا
 پائین اب سیت چٹ چاکر کیا

جام خورشید مع یکدہ ہرچ سسل

۷۶
 فیض تین تین چرب
 تھکے چھٹیا پر چھو کر باب
 جو کوئی ساغر بلور کہ نیلوفر
 چیمپکیش میں گلابی ہو کہ چلو گلاب

پھول کیوڑ کا کھلا ہو کہ کھلی ہو پھول

۷۷
 نظر آکھیں تی میں آنگور کا چہر
 شمع الاک طبعیت پر لگی گویا دیو
 سچا ہوا جی نہیں سوچن غماری کی کھٹیر
 جا بجا بدہ کہتے ہیں کہ زندون کو تو چہر

۷۸
 ہر عیان میں جو صدا گانے کی
 فطرت اس کو ہر نفس کے دکھلانے کی
 خندہ زن پھول میں شادی ہو ہمارا زکی
 کیسی ہنسی کی بات ہو ہر مہمان کی

دست بچام سے کتو میں کچھوں کو نہ مل

غنیو کہتا ہو لچالو سو کہ گلشن سے نکل

۷۹
 بوہ دن نکلے شام کا بے تبادریا
 فیض کے مقام پہلے بادہ کشتی ہو جانا
 نہ کہ پھیل جو زندون میں نہیں تھا ریا
 کہوں کہ کوڑی سنگدلی سے پیسا

۸۰
 سطح علیہ جہا فصل ہباری کا پتہ تک
 پیر کر دن کی ہونے غل جیو دیکھ کر رنگ
 جو غمغذ و خوشین میں ہو پڑھی ایسی رنگ
 سیرینشت کی صورت ہو جو پاؤں پر رنگ

کشتی محو کو بنیا مرستی نے کھل

شغل میں چاک گریبان کے ہو ہاتھ ہوشل

۱۷۵
 خلق میں ہوا گل عین کے لیے
 نازہ سخن ہو بنا آتش سودا کے لیے
 کیونچہ چارو خطر ہوں دانہ کے لیے
 مصداق کوہِ بزمِ کرب و زنجار کے لیے

سرمایہ بازار نہ بکنو لگے سودے کا گل

۱۷۶
 آج کل ہو بنو نہ خاطرِ بے عمل
 و خستین ہستی کیا کیا جگر و دل
 بستی کا سلسلہ پائین ہے از بسا بیہوش
 ہو گئے تھے شمعِ شب فکر کا بھوس

چاتر چاتر جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے بھگل

۱۷۷
 صیدکن طائرِ بھون کا خیر بے فکر
 زور بازو پر کا ہے جو بیکار
 خاکِ بھون سے ہو شاید کہ خیر بے فکر
 کیا بھون خیر ہے کھنکھنے میں صحرایہ بے فکر

کہ سیاہی سے ہو ہر حرف کو سوئی کا گل

۱۷۸
 جگر کا دوسرے کا بینِ علی کی خبر
 ہو خوش بینِ علی کی ناز و نفی کی خبر
 ربطِ الفاظ سے مطلب ہے بستی کی خبر
 ہو خنک کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر

ہو گی نظم کی انشا و خبر سب مہل

۴۰

کھل کی ہواؤں پر ایسے کچھ غور
کہیں گردش میں ہو چاہے کہیں جاگم کا دو
کہیں تھی بن ہو غرق طبع کے طور
کہیں کچھ اور ہی ہوئے کھانا کچھ اور

لفظ بمعنی ہین اور معنی ہین سے بے اگل

۴۱

میں وہی خرابات حرم اور گاہ
کی مہینوں کی گزشتہ میں
کہیں کہیں کچھ بھی ہو جا
کہیں کہیں کچھ بھی ہو جا
کہیں کہیں کچھ بھی ہو جا

کوئی نہ بڑ بچا دس سے نہ کوئی آتل

۴۲

نہیں شست میں ہے پونچھ چیں مٹی
کہیں کہیں گاہے شست میں مٹی
کہیں کہیں گاہے شست میں مٹی
کہیں کہیں گاہے شست میں مٹی

گاہ گرا کچھ گزرا کہیں سوے چل

۴۳

خواب میں نہ فزون مستی ہے
راہ میں کہیں کہیں مستی ہے
کہیں کہیں کہیں کہیں مستی ہے
کہیں کہیں کہیں کہیں مستی ہے

نہ بچا خاک اوڑاؤ سے کوئی رشتہ جمل

وے
 حجاب پر قد و کھوپڑی کے ہمارے
 نور و جگمگاتی دکھائے عجب نقوش نگار
 بے غمی نظر آتا ہے سراپا کھنار
 ہاتھ بچا کر چھو بیٹے اور بیا جو غبار

اے
 طبع گنجین زانہ کرا چین چین
 یکدم سے کی جو بھی کبھی کبھی چین
 پیغمبر کی زمین بات ہوا کو سخن
 کہ در او ایچے نیست معراج سخن

ہوئی آئینہ مضمون کی دو چندان صقل

ما توحیدین جام زحل شیشہ مرہ زیر بغل

وے
 ساقیا میری تو جیسے اولی کی کھڑک
 کون کچھ کماڑ سے ساغزو مینا کھڑک
 بے غمی جی ہم بندہ کھڑک
 رو کر مٹی سے بکھڑکین جی عالمی کھڑک

وے
 کو کھڑک زار ما بکامہ پورا وھا پاؤں
 کہین کھٹا کھٹا نہیں کسکین پٹیا کھٹا پاؤں
 کہو کی چھپو زین نہ پڑا سیدھا پاؤں
 گرنے پڑے ہوئے نہ کمان رکھا پاؤں

تاکنا ہے توڑیا کی سنہری بوتل

کہ تصور جی جہان جاندہ سکے فرق کوئل

۴۷
 کہیں بی دہندی کا نہ تھا نہ نشان
 پھیل چلی جاڑوں بہت گھاؤ خیاں
 دھون اکھون میں ایک ہی جلوہ چیاں
 یعنی اویں کے میدان میں پہونچا کر جیاں

۴۸
 امان رکا اور نور کی ساری چہین
 بادشاہ خود آجا تو جو نہیں کا توین
 سبیل کی طرف ایک طرف ماہین
 سرین کی آہین کو سرین ذریعہ برین

۴۹
 خرم برق تجلی کا لقب ہے بادل

۵۰
 کہیں بہتی ہوئی نہ رہیں نہ رمل

۵۱
 کوئی عقیدہ کا ذکر کوئی مشغول مراد
 کوئی کلمہ نظر آیا کوئی بس بچود
 جملہ کانون سے نکلنے کے بجائے بچود
 ہر باران میں ہے لاکھ کا درد

۵۲
 کہیں بن نظر انی چھین چھین
 کہیں غلمان بہتے بہاں
 کہیں سنا دہیں عزرائیل
 کہیں بچال تھی اسناد کہیں اسیر
 کہیں چپ چکوت کہیں اسیر

۵۳
 بہر سچ خداوند جہان عسز و جل

۵۴
 کہیں ضوان کا کہیں ساتی کوثر کا عمل

۴۴
 محل یافت کے تیار کہیں کاشانے
 شمع اوارہ پادشاخ نکو پروانے
 نشان اندکی تھی اور کوئی کیا جانے
 کہ مخفی کے کسے تہ نہان تہ خانے

اک طرف نظر قدرت کے عیاں شیش محل

۴۵
 صورت دولت کیا کہیں چشم
 نظر حمت اظہار کہیں چشم
 طالب اب دیدار کہیں چشم
 عاشق جلوہ طلب کیا کہیں چشم

ناز معشوق کے پردہ میں کہیں حسن محل

۴۶
 کیا بیان ہو جو ان آنکھوں کی بکھوڑ
 پنجو ناب بیکلمہ نہ مجال سرفراز
 نشان بیکرنگی و حد نہ جی تہ یکبار
 صلہ برہمی بطلوں کو لکھنے گلزار

بے نیازی کے ریا صین سے حکمت و جنگل

۴۷
 کونسا دیکھو کہیں چشم
 شش مشوق سے ظاہر کہیں چشم
 اک نیا چہل کھلا گیا کہیں چشم
 بونگ تیز بہن مسخر نہال کہیں چشم

انیا جہلی ہیں شایض عرفا میں کو پل

۱۹
عالم نازخی داشت سحرارایی
عاشق است و معشوق خدا می ازی
بابستان شفاعت فرشتی کی
گل خوشتر است بول مدنی عربی

زیب و امان ابد طره و ستار ازل

۲۰
خلق مخلوق بین غنچه بین فخر و خیر
بکامبد آید پی نویدی داغ خیر
کچون نه کی که محمد صبا اعدا کی قصه
نیکوئی او کاشا به سبب جبر و نیکو

نیکوئی او کاشا به سبب جبر و نیکو

۲۱
سوزین و شیرین دفع نقصان و ضرر
ناسم خلد و سفر مالک خوش کوش
روح ایمان کانه کلشن دین کاش
روح ریخت کانه کلشن دین کاش

بحر وحدت کاش که پیله کثرت کاش

۲۲
خوب و کمالات سبب سبب سبب
باطن و کمال سبب سبب سبب
یک صفت سبب سبب سبب
نیکوئی او کاشا به سبب جبر و نیکو

شیخ ایجاد کی نویم سالت کاش

۷۹
 سرور صند بادشاهی شرف و درین
 صاحب کامیابی بنی فتنه
 با صحت صدق ازین مہبط انوار بین
 رج روح این بیت عرش برین

حامی دین مہین ناسخ ادیان و ملل

۸۰
 ازین جهان کجاست
 شمس بکست و سحر و جادو
 پنج زبانتی که کلمت عرش است
 نیت اہل بیت بنی شمس

چار اطراف ہر اہت میں بنی مرسل

۸۱
 شوق سراجی سرورین بنی حکیم
 جو مضامین تھے ہر طرف و ہر بین
 بابرین نور سے طائرانہ شہانہ
 جی میں آج کبھوں مطلع برجستہ اگر

و جدین آکے قلم ہاتھ سے جانہ اوہل

۸۲
 مطلع شانی
 شاد و لاک کا ہے عالم عدوی میں
 نالغ حکم بین مہر و سحر و جادو
 طویل تفسیل ہے اک بات کہوں قلم و ل
 منتخب نختہ وحدت کا پتہ روز ازل

کہ نہ احمد کا ہوشانی نہ احد کا اول

۵۹۹
 خوشنمائی پر نور کمان پائی صبح
 آئینہ معرکہ کھلائے گا شرمناک صبح
 رو بہ رو آپ کے کس طرح بھلا آئینگی صبح
 دوزخ و رشتہ کی بھی شرمناک چائی صبح

تا بد دور محمد کا ہے روزِ اول

۶۰۰
 جسے انسان کو صیف ہو چہرہ کی
 دیکھنے کو ہوئی شائقِ نظرِ دور کی
 دوی نورانی سر سے رہا جب کہ کی
 اشیاءِ برائی میں خجلی سے خجج اور کی

پر لگی گردنِ رزف میں سنہری مہکلی

۶۰۱
 شمعِ شرمینا میں پائی صبح
 آج مجھ کو محبِ محبوبین کے چاہی صبح
 فخرِ غنیمتِ شرمینا میں پائی صبح
 جہنم میں ہو گیا عیشِ بزمین

خاک سے پاؤں مقدس کی لگا کر صندل

۶۰۲
 کہلنتی ہوئی شرمینا میں پائی صبح
 جھپٹتی ہوئی شرمینا میں پائی صبح
 اولیتِ شرمینا میں پائی صبح
 فضیلتِ شرمینا میں پائی صبح

اولیتِ شرمینا میں پائی صبح

<p>۵۲۰ جو دیر سے ہوئی دولت بجان کم فیض تو دیر سے ہوئی عظمت بجان کم عدل تو دیر سے ہوئی سطوت بجان کم لطف تو دیر سے ہوئی نکت بجان کم</p>	<p>۵۱۹ جاندار بنج پور قمر خال سہیل جنگلے نظار کو آئے ہیں ملک خیل خیل شاہ الکلت واسر در منزل ذلیل شاہ حضرت کا ہر تشدد دو لایم دلیل</p>
<p>۵۱۸ قمر سلطنت کفر ہوئی مستاصل</p>	<p>۵۱۷ صادق ماراغ بصر سر در چشم اکمل</p>
<p>۵۱۶ جو کشت پہلے مقابل بد بھیا دہی دست خدا بر آگے آگے دیبا دہی مرد بین میں یہاں خضر و سجاد دہی بجٹ جاوین اعلیٰ کے بیچنی ادنیٰ</p>	<p>۵۱۵ پیش قدمی کے آگے اس کے اچھا بین م شک خاک کھینچا دوسرے کھینچا بین م خیش بنج اسے اس کے کٹ جاوین قدم جھلنات باجھ بھین کے سبھ جاوین قدم</p>
<p>۵۱۴ صورت جو دین اکثر کے مراد ہے قفل</p>	<p>۵۱۳ جس جگہ پاؤں کھین سجدہ کرن لٹ و تل</p>

۷۷
 عقل اول کی ہر کئی اور کجائوبہ
 کہ خود ہزار ہوں کوئی چا خوب
 فیض بران سے نبی بن کوئی تشبیہ
 نیری تشبیہ کا ہے آئندہ خاندان خیر

۷۸
 کہ جسے ہو سکتا ہے غریب غیر خدا
 غیر کہن کہ ہو مطلوب خدا غیر خدا
 کہ ہو مشغول خوش اسلوب خدا غیر خدا
 کہ ہو کما ہوین محبوب خدا غیر خدا

شان نیرنگی مطلق ہے تجھ رنگ محل

اک ذرا دیکھ کچھ کرمی چشم احوال

۷۹
 بنے دین بل کلام اپنی شریعت کا نظام
 صفویں کو بھی مبارک ہو طریقت کا نظام
 عید معبودین در بین او حقیقت کا نظام
 ہر حقیقت کو مجازاً پکا حیرت کا نظام

۸۰
 عمدہ سے ادا وحدت و کثرت کا نظام
 کوئی بجا نہ تھا وحدت و کثرت کا نظام
 ذات اطہر سے ادا وحدت و کثرت کا نظام
 رفع ہو چکا نہ تھا وحدت و کثرت کا نظام

ہر نیاز کی کو نیاز آپ کا نازش کا محل

بہم احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل

<p>۱۱۱۱ او خداون معصود کا زباں دہلی امج دہلی کے پتہ ہو دہلی قلمبے کہ ہی کو چھلکے سین اٹھال دہلی نظر سے جے احمدین اگر دہلی دہلی</p>	<p>۱۱۱۱ جہلم کے پنجاب دہلی کے آبا بادل پنجابی خوشی کا دکھانا ہے کر شام بادل نظمیں ہوا آن سر اپنا بادل کیا بھگا کیو کی جانب کو ہی قیاد بادل</p>
<p>۱۱۱۱ دوز محشر ہوں اکھی مری آنکھیں احوال</p>	<p>۱۱۱۱ سجدے کرتا ہے سویر بڑ بٹھا بادل</p>
<p>۱۱۱۱ پہل شہزاد خان ہے مو جی جی جی دہلی برساتے شان ہے مو جی جی جی سرگیت کی خان شہزادہ جی جی جی پورا ہی طرز کی نشان ہے مو جی جی جی</p>	<p>۱۱۱۱ حق ہو جانے جو شہزاد خان جی جی جی پورا دہلی کے بنا تھا جی جی جی جی جی اب جو بھگا کہ زباں ہے دہلی جی جی جی چھوڑ کر تیکہ دہلی دہلی جی جی جی</p>
<p>۱۱۱۱ کہ ہی امر پیر میں اک قاتلہ چھ بادل</p>	<p>۱۱۱۱ امج کہہ میں بچھا ہے بھلا بادل</p>

۵۱۱

زینبیبائی میں ایسا کہ کسی نے کیا
کشتن برین ہر ادا ہے آبابا
بہر گشت گردل میں تصور آیا
نہن پنج کو اذہ جاری لگا کر لایا

شہسوار عربی کے لیے کا لا بادل

۵۱۲

شیں غریب میں کہ ہو ستم
عش پرورش میں خالق کے پیغم
بن رضوان میں قیامت کو پہنچا پیغم
بجا بکان میں بول عربی دست پیغم

دست خاص خداوند تعالیٰ یا بادل

۵۱۳

صح اہل سموات زمین کو نمی خنوا
سر گلزار جان فانت دیو و خنوا
جلوہ نور خدا روشنی روئے خنوا
قدہ اہل نظر کعبہ ابروئے خنوا

موی سر قبلہ کو گھیرے ہو کا لا بادل

۵۱۴

آبد ہو کے عیان کیلکونی ہو بین
جغد نام کیوں او سکوٹو بونی ہو بین
خنیابی شمع زبوں کے ہوئی سہ بین
رشتے سے شعلہ رخسار کے رونی ہو بین

برق کے موہ پر رکھو ہو کا لا بادل

۱۱۱
 گر کاغذ بن شاہ کی پائے لذت
 خضر کو چشمہ ظلمات کی ہوتی نفرت
 آت بند ان مبارک سے جو در خجلیت
 دور پہنچی لب جان بنی کی شدت

سن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسیٰ مادل

۱۱۲
 در دالاس لوتون کی خوش خفیت
 رکن قفر میں ہے وہ تو یہ جسم شریف
 دست درخت بنایا ہوا خدایت
 چشم انصاف کو کجا پکے ذراں شریف

وہ دیکھتا ہے تیرا گر چہ یگانا بادل

۱۱۳
 بیابان کا یہ چشمہ شجر اور درخت
 جگہ غمخوئی کی بجائے ہنس و ہنست
 ذات عالی کو پہنچا سکی نہیں روئے ہر
 تھا بندہ در دستوں کا در اقدس

شب معراج میں تھا عرش معلّا بادل

۱۱۴
 ہر ملک غفلت سے بڑی کربھی شریف
 حق تو یہ ہے کہ خدا کو بھی جدائی ہوئی تیرا
 لای ہر بل و در کب جو تھا ز قارین طمان
 سر زنت میں تھا ہندم برق بر اف

مرغزار چمن عالم بالا بادل

۱۲۵

عارف و نبوت اسلام کی انی صد
شش صحت بین از سببین بیک
دو جهان میں سے زبول پوشیدہ بالا
ہفت اعلیٰ میں اس دین کا جگہ لڑکا

۱۲۵

شان انفع کے زخا ذات کی کیا
دو دو عالم میں نشین نہیں یک
اس بند کی پوچھ کے بیان دیتا
ہر انسان کا تیرے میں دے دے

خاتری عام رسالت کا گرجا بادل

کہ جو کلا تو جھکے ہو کا نہ جاہل

۱۲۵

خود خود رستہ کرم عجب
میرا جیہ زبانی خلق انہ کے
فدا جان رستہ فیض قدم کے
دین اسلام کی نیچ دو دم کے

۱۲۵

خجائی جو کرم محبت کے
پاؤں میں کلا پاؤں کے
نور غیاں کو خوش بین ہے سامان
مردہ فیض جہاں سے سالیان

یا اوٹا قبلہ سے دیتا ہو کا نہ جاہل

فلک پیر کو لایا دیے کا نہ جاہل

۱۲۰
 رعب غیب اسان او عالم کے جری
 جوہ جو چیل ہوئی نسیان کی جہری
 جملہ صاف میں اوطوسے کمال تخریبی
 تنہا میدان شجاعت میں جگتی بجلی

ہاتھ گزرا سخاوت میں پرستیا دل

۱۲۱
 بت پرستی کے لیے تاجا کر دیا دین
 شیعہ نفرت تھی کہ ہو بجا ہم بغیر
 کہتے آئین میں بل جتن ملک شعی و طبر
 محسن کچھ گزرا رساجات کی بھر

کہ اجابت کا چلا آتا ہے گہر تا با دل

۱۲۲
 مطلع راج
 روضہ پاک چائے میں بیٹھا کسکریاں
 انجم ماہ جلائے میں چھوڑا زایل
 مرج کل پڑیا حق سے خجور و زایل
 سج اعلیٰ زری سرخا رہا ہے کج چال

یرے ایمان مفصل کا یہی ہے محل نثر

۱۲۳
 نثر حسان کی ہو چھپی فیض عالی
 رنگ تفصیل دکھائے سخن اجمالی
 وعد میں طبع ہو نکلا کہ فیض خون حالی
 ہونسا کہ رہے نفرت و نیرے خالی

نہ مر اشعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

۱۳۱
 جنت اربعہ در جہان کننا ہوئے
 مع ارباب بخت کی نیند واپو ہوئے
 لغت ہی کا حروف و شاد و غم ہوئے
 دین و دنیا میں کی کا نہ سہارا ہوئے

۱۳۲
 دل میں تیرا سماں نہ نام مرگ
 سر پہ پاؤں کی ارکان نہ نام مرگ
 شوق دیدار میں غم نہ نام مرگ
 آرزو ہے کہ نہ اوجہاں نہ نام مرگ

صرف تیرا ہی بھروسہ تری قوت ترابل

نکل تیری نظر آئے مجھ جب آئے اہل

۱۳۳
 ہر جگہ سے نفع فلک خضر بہر
 بہرہ نگاہان قاصد سے ہو یا اچھ بہر
 ایجاد و نہ جہان شاخ دعا کو کہ بہر
 ہو مراد تیرا امید وہ نخل بہر

۱۳۴
 دوبرو آنکھوں کے درمیان صفت بہر
 ہو شب گر کر کے اپنے شکل شب قدر
 نفس امارہ کا دل سے چکر کوئی غدر
 نام احمد زبان سے بلا میثم صدر

جسکی ہر شاخ میں ہوں پھول ہر اک پھول میں چل

لب پہ ہوں صلی علی اہل میں سے رعوہل

۱۳۵
 بخشش است عجبی که تو این چنین
 دل تو به تنگ کی تخی مجبور باش طبل
 جان غمزد کجای مجذب محبت ہوئی
 روح و میری کین پادشاه غمزد

که مرد و کمان موی کو جو چلتی ہے تو حل

۱۳۶
 دم بدم دلت فنا و محبت کا نری
 خاندان جسم بن نقش ہے صورت کا نری
 بین و احوال بند بدم غایت کا نری
 مہر دلت پادشاه شفاعت کا نری

نکھر دہ تو نہ کرو دیکھ دیا جا پگا کل

۱۳۷
 عشق و شوق است لامرست لالت و جوش
 دل و مہر باش اکسیر بین خوشنویس
 غبار آفت خود کو کہ در دست ہو کج
 یاد آئینہ رخسار سے عین کج

گوشت قبر نظر آئے مجھے تیش محل

۱۳۸
 کبھی بین کردہ کہ میر کج
 جہم بخشے کے سب بوج پاؤں
 دیش خست کو بچا کر بین نہیں نہ
 نیز بان پنجہ کبیر کین گھر نہ

نہ اوٹھا نا کوئی تکلیف نہ ہو نا بیکل

۱۳۹

دل میں دنیا کا نہ ارمان ہے بغدا
خوشی کا نہ بھیاں ہے بعد فنا
شغلِ دل بیاں ہے بعد فنا
رخ اور کار و دھیان رہے بغدا

میرے ہمراہ چلے راہِ عدم میں شغل

۱۴۰

آپ کے لطفِ عفت کی ہو چوچِ عفت
صدغیرِ اولِ نیکبخت کے ہو چوچِ عفت
نونِ تکیہ عفت پہون ابرو شریف
خفت ہون بزرگِ نایابانِ تقبل اور عفت

آئینِ میزان میں جہاں صبح و مقل

۱۴۱

نیکبخت کی اعمال سے نہیں پاشا
محبوبانِ کوئی ذات ہے جس کا پاشا
دلِ شغفہ کی آغوش ہی شامِ پاشا
میری شام کے ہوا رستہ کی پاشا

عارضِ شاہِ محشر ہو اگر حسنِ غسل

۱۴۲

عزیزِ دنیا ہی اشیاءِ الٰہیہ
کہ قدم سے جدا ہو جی شہِ ایمان
دیکھ کر کہ غیبِ حین کی بارہ آبادان
صفتِ شکرِ حین کی بارہ آبادان

ہاتھ میں ہو یہی ستارہ قصہ غزل

۱۴۳
کرمین سب ایکس زبان بسم اللہ
کرمین سب ایکس زبان بسم اللہ
کرمین سب ایکس زبان بسم اللہ

سمت کاشی سے چلا جانب مظہر ابدول

تکامل شد

شیخ
محمود
رضا

تقریباً و تاریخ از طبع و قلم لعل الکمل سراج سحر این باب نویسی ابوالقاسم
 هزاره گرد شهرستان رسوائی عیشی نیک آفرینش که در جهان هیچی و ناکامی
 بابوالقاسم فصل رجب شی کوس بلند آوازی مینواز و پیشگاه کارکیانی قلم و معانی
 همی دوران ثانی فرزوق و قحطان مخدومنا المعظم سید کاظم حسین صاحب
 شایسته - خیالات تباہ خود را در نور و تاریخ بامید اجابت اربغان میفرستد
 و خود را به تنهایی قبول امیدوار اثر میکند

وای بر این خواش بی سوا و نه

تاریخ طبایع حمیمه

کاظم حسین شیفته کز فکر عرش پوی
پاشید در جهان سخن کلک نوش
افشاند بر سپهر خیال مغبرش
رضوان کراز لطافت طبعش خرد هر
گر نظم را بنجامه صلاحی بقا ز ند
بنوشت خمسه که بغزین اگر دمی
آموخت روزگار طبع مهندش
آن دو صد را که محسن کا کورونی شانند
بالای آن حد لقیه رگ کلک شیفته
صد بافته بکار گش بگری عیان
چون خمسه را فرست بمطبع بر آچاپ
عرشی شش فته ام بزبان قبولیت

بی زردبان رسید به عرش سخنوری
صد شیمه های نور چو خورشید خاوری
صد طبله های مشک چو جعد مغبری
سجده کند بخاک درش آب کوثری
آب خضر بر آورد از گلک عنبری
صد بلخ آفرین دمد از گور عنبری
این نعت گوی و آداب بوفری
در خاکنای هند ز نعت پیغمبری
گم گم در باغبانی و گم گم در کوثری
رشتک ثار رومی و دیباشته
از حسن چاپ عقد پی بستی یا پند
این شعر را که خواند به صد ناز و دلبری

در یک هزار و دوصد و هشتاد و بست و شش
مطبوع گشت ختمه نعت پیر جبری

قطعه تاریخ و صنعت صوری معنوی

از نتیجه افکار منشی سیرکاج الدین احمدراج پور زاده

فکر جناب شیفته کاریج کرد	بدید جان تازه درین پیکر خیال
بنگرنج عروس سخن را بجن دریب	آراست ماسطه فکر با کمال
همانکه حسن شاهد پاک قضین را	هر منته شد ز ختمه بخت و جمال
حسن به فکر محسن و تحسین پیشینه	ناز کج خیال او بود و این چه خوش حال
بگزر دلاز طول و بگو حرف مختصر	میشل به قضین و شد ختمه پیشال

کتاب سراج سال ز بهرت شمار کرد
بس یک هزار و دوصد و شش ماند سال حال

۱۳۰۶ هـ

ایضا در صنعت معنوی

ختمه بی بدل طبع گشت
شعر آن استخاست